بحث و نظر

چند سوال اور ان کے جواب

• امام زہری • مسئلہ فدک • حدیث قرطاس • احادیث صحیحین

ایک دوست نے ایک مکتوب بھیجا ہے جس میں وہ رقم طراز ہیں۔

رسالہ "الفاروق" جوکیرہ (سرگودھا) کی اشاعت یکم جولائی ۱۹۵۵ء میں لکھا گیا ہے

- ابن شہاب زہری شیعہ تھا۔
- "بخاری شریف کی حدیث فدک جس میں غضبت فاطمۃ علی ابی بکر ہے موضوع ہے اس کے واضع جاحظ اور ابوالعیناء ہیں" اور اللآلی المصنوعۃ للسیوطی کی یہ عبارت لکھی ہے "عن ابی العیناء قال انا والجاحظ وضعنا حدیثا وادخلناہ علی الشیوخ ببغداد فقبلوہ الا ابن ابی شیبۃ العلوی فانہ قال لایشبہ اخر ھذا الحدیث اولہ وابی ان یقبلہ وکان ابوالعیناء یحدث بھذا بعد ماتاب" پھر جامع الاصول کے حوالے سے لکھا ہے، کہ یہ حدیث فدک کے بارے میں تھی
- "ایتونی والا قصہ بے بنیاد ہے"۔
- "محدثین سے منقول ہے کہ صحیحین میں دو سو دس حدیثیں ضعیف ہیں جن میں سے بخاری کی اسّی ہیں"۔

پھر انہوں نے دریافت فرمایا ہے۔

(۱) "کیا ابن شہاب زہری شیعہ تھے، کیا محدثین کو اس کا علم نہ ہو سکا۔

(۲) کیا حدیث قرطاس، حدیث فدک اور ہم جو دیگر سے قسم کی حدیثیں موضوع ہیں؟ اگر یہی بات ہے تو پھر بخاری و مسلم کو صحیحین کیوں کہا جاتا ہے"۔

اس کے بعد مکتوب نگار لکھتے ہیں۔

"ہمارے علاقے کے چوکر دی (حنفی) حضرات نے آج کل یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ بخاری و مسلم کی جس حدیث پر شیعہ حضرات کی جانب سے کوئی اعتراض عائد ہو جائے، یہ لوگ اس کو موضوع ضعیف، یا اس کے راویوں کو شیعہ کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اس رویے کو دیکھ کر بعض لوگ اس سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ کیا واقعی صحیحین میں بھی یہی رطب و یابس موجود ہے؟ یا ایسے ویسے لوگوں

نے احادیث سے بدگمان کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا ہے ——؟

براہ کرم متذکرہ امور پر روشنی ڈالی جائے ——!

جواب

ان شبہات کا جواب کافی تفصیل چاہتا ہے موجودہ صحبت میں چند اشارات ہی ممکن ہیں۔

(۱) کج بحث مناظرہ باز لوگوں کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ فریق مخالف کو شکست دینے اور اس پر الزام قائم کرنے وقت نتائج و عواقب کی پرواہ نہیں کرتے نہ یہ سوچتے ہیں کہ اس کی زد کہاں جا کر پڑے گی۔ مثلاً یہی باغ فدک والا معاملہ ہے جو صدیوں سے مابہ النزاع چلا آ رہا ہے۔ اہل علم و تحقیق اہل سنت نے اس مسئلے کو خوب خوب حل کیا ہے۔ مگر بعض لوگ ہیں کہ جوش میں آ کر اسے مقابلۃ الباطل بالباطل کے طریقے پر حل کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ اہل سنت والجماعۃ کے متفقہ امام حضرت ابن شہاب زہری تک کی تضعیف بھی ان خام علموں نے شروع کر دی۔ حالانکہ وہ بڑے جلیل القدر تابعی صحابہؓ کے صحبت یافتہ اور عقاید و فقہ اسلامی سے متعلقہ احادیث صحیحہ کے کثیر ذخیرے کے راوی ہیں۔ جس ذخیرے پر احکام شرعیہ کا بہت حد تک دار و مدار ہے، جس کی بنا پر حدیث پاک کا مخالف ٹولہ مستشرقین کی تقلید میں ان کی اہمیت گرانے کے درپے ہے۔ مزید یہ کہ انہوں نے ہی ابن شہاب زہریؒ کے شیعہ ہونے کا پروپاگنڈا بھی کیا ہے، افسوس ہے کہ بعض مناظرہ باز حضرات بھی اس کا شکار ہو گئے۔ سچ فرمایا حافظ ابن القیمؒ نے ھما ضرر ان علی الدین ضرر من یطعن فیہ و ضرر من ینصرہ بغیر طریقہ (مفتاح دار السعادۃ ص۵۷) یعنی اسلام کو دونوں نے نقصان پہنچایا ہے، اس پر معترضین نے بھی، اور غلط طریقے سے مدافعت کرنے والوں نے بھی ——"

(۲) امام محمد بن مسلم ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کی ثقاہت، عدالت، حفظ و اتقان۔ اہلحدیث اور فقہائے مذاہب اربعہ کے ہاں مسلم ہے، مصطلح تشیع سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اہل سنت علمائے کرام کے تذکروں اور رجال کی کسی بھی کتاب میں ان کو شیعہ نہیں قرار دیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں منکرین حدیث کے جواب میں ہمارے علمائے اہل حدیث کافی کچھ لکھ چکے ہیں اور اب رحیق کی کسی قریبی اشاعت میں بھی۔ امام ابن شہاب زہریؒ پر ایک مفصل تحقیقی مقالہ آ رہا ہے۔ جو اس موضوع پر انشاء اللہ وافی شافی ہو گا۔ لہٰذا اس وقت تفصیل غیر ضروری ہے۔

(۳) صحیح بخاری کی وہ روایت جس کو مکتوب نگار نے نقل کیا ہے، اس حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس میں حضرت فاطمہؓ کا صدیق اکبرؓ سے اپنے حصۂ میراث کے مطالبہ کا ذکر ہے یہ روایت اعلےٰ درجے کی صحیح ہے۔ اس کو کسی بھی صاحب علم و تحقیق اہل سنت نے ضعیف نہیں کہا، چہ جائیکہ (معاذ اللہ) اسے موضوع کہہ دیا جائے۔ حضرات شیعہ کا اس مسئلے کے متعلق جو نقطۂ نظر ہے وہ صدیوں پرانا ہے۔ ساتویں صدی ہجری تک کی تاریخ تو ہمیں بھی معلوم ہے جب سے اب تک علمائے اہل سنت اس کے متعلق شیعوں کے مزعومات کی تردید کرتے آئے ہیں، مگر کسی ذی علم نے نہ حضرت امام زہریؒ کو شیعہ کہا، نہ اس روایت ہی کی تضعیف کی، اور پھر اس روایت میں کون سی ایسی بات ہے جس کے لئے یہ خام علم اتنے پریشان ہو ہو جاتے ہیں۔

(۴) حضرت فاطمہؓ کے اس مطالبہ کے جواب میں جناب صدیق اکبرؓ نے یہ حدیث بیان کر کے معذوری ظاہر کر دی۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لانورث، ما ترکنا صدقۃ (صحیح بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہم انبیا کا ورثہ تقسیم نہیں ہوتا وہ صدقہ ہی رہے گا۔

بلاشبہ صدیق اکبرؓ اپنے اس بیان میں صادق اور ان اموال کے نہ تقسیم کرنے میں حق بجانب تھے، یہی وجہ ہے کسی بھی صحابی، حتیٰ کہ حضرت علیؓ تک نے بلکہ خود حضرت فاطمہؓ نے بھی صدیق اکبر کی تغلیط نہیں کی، بلکہ قولاً و عملاً ان کی تصدیق کر دی۔ علاوہ ازیں یہ حدیث صدیق اکبرؓ کے سوا، بڑے بڑے صحابہ مثلاً فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضےٰ، عباس، عبدالرحمان بن عوف، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، ابوہریرہ، عائشہ صدیقہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے بھی مروی ہے، شیخ الاسلام فرماتے ہیں والروایۃ عن ھؤلاء ثابتۃ فی الصحاح والمسانید مشھورۃ یعلمھا اھل العلم بالحدیث۔[1]

(۵) صدیق اکبرؓ کے اس جواب سے قدرۃً حضرت فاطمہؓ وقتی طور پر ملول خاطر ہوئیں، اور آپ کا "یہ غضب" اہل سنت کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ یہ انسانی کمزوری تھی جس کی وجہ سے اس غصہ کا صدور آپ سے ہو گیا، معصوم تو آپ تھیں ہی نہیں کیونکہ از روئے تحقیق عصمت، صرف

[1] منہاج السنۃ ج۲ ص۱۵۸، نیز دیکھئے البدایہ والنہایہ ج۵ ص۲۸۷

انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے۔ تاہم ایسی چھوٹی موٹی باتوں سے آپ کے علو مرتبت واقعی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں "حضرت زہرا بنا بر حکم بشریت در غضب آمدہ باشد"[1] آٹھویں صدی ہجری کے نامور مفسر، محدث، مؤرخ اور فقیہ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں وامّا تغضب فاطمۃ رضی اللہ عنہا وارضاھا علی ابی بکرؓ فما ادری ماوجھہ فان کان لمنعہ ایاھا ماسالتہ من المیراث فقد اعتذر الیھا بعذر یجب قبولہ وھی ممن تنقاد لنص الشارع الذی خفی علیھا قبل سوالھا المیراث وان کان غضبھا لاجل ما سالت الصدیق اذ کانت ھذہ الاراضی صدقۃ لا میراثا ان یکون زوجھا ینظر فیھا فقد اعتذر بما حاصلہ انہ لما کان خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو یری ان فرضاً علیہ ان یعمل بما کان یعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلی ماکان یلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انتھی ملخصاً[2]۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ وھی امرأۃ من بنات آدم تاسف کما یاسفون ولیست بواجبۃ العصمۃ مع وجود نص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومخالفۃ ابی بکر الصدیق[3]

(۶) ہاں حضرت فاطمہؓ کا "یہ غضب" اگر صدیق اکبرؓ میں موجب تنقیص ہو سکتا ہے تو حضرت علیؓ کے بعض اوقات کے "اغضاب" کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ شاہ عبد العزیز لکھتے ہیں۔

"غضب حضرت زہراء برامیر در مقدمات خانگی بارہا بوقوع آمدہ ازاں جملہ وقتیکہ خطبہ بنت ابی جہل برائے خود نمود ند حضرت زہراء گریاں پیش پدر خود رفت وہمیں تقریب آنجناب ایں خطبہ فرمود کہ الا ان فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاھا ویریبنی ما اربھا فمن اغضبھا اغضبنی"[4]۔

واضح رہے کہ یہی "اغضاب" والی حدیث ہے جس کی بنا پر حضرات شیعہ صدیق اکبرؓ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اور اسی کو سامنے رکھ کر اب بعض خام قسم کے اہل سنت صحیح بخاری

---

[1] تحفہ اثنا عشریہ ص۲۷۵ [2] البدایہ ص۲۸۷ جلد ۵ [3] البدایہ ص۲۸۹ جلد ۵۔ اس مسئلے پر حافظ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ ص۱۲۹ جلد ۲، اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری ص۱۴۱ جلد ۲ میں بڑی تفسیری بحث کی ہے۔ جسے بخوف طوالت یہاں ذکر نہیں کیا گیا [4] تحفہ ص۲۷۵ نیز ملاحظہ ہو منہاج ص۱۷۰ جلد ۲۔

کی زیر بحث روایت کا انکار کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ لطف یہ کہ یہ حدیث "اغضاب" بھی صحیح بخاری ہی میں ہے (باب مناقب فاطمہ) حالانکہ دونوں میں کوئی منافاۃ ہے نہ کوئی استحالہ ہر ایک کا اپنا ایک محمل ہے۔ جیسا کہ محققین اہل سنت کے رویے سے ظاہر ہوتا ہے حافظ ابن کثیر فھجرتہ فاطمۃ نقل کرکے فرماتے ہیں۔ وھذا الھجران والحالۃ ھذہ فتح علی فرقۃ الرافضۃ شراً عریضاً وجھلا طویلا وادخلوا انفسھم بسببہ فیما لا یعنیھم ولو تفھموا الامور علی ما ھی علیہ لعرفوا للصدیق فضلہ وقبلوا منہ عذرہ الذی یجب علی کل احد قبولہ ولکنھم طائفۃ مخذولۃ وفرقۃ مرذولۃ یتمسکون بالمتشابہ ویترکون الامور المحکمۃ المقدرۃ عند ائمۃ الاسلام من الصحابۃ والتابعین فمن بعدھم من العلماء والمعتبرین فی سائر الاعصار والامصار رضی اللہ عنھم وارضاھم اجمعین [1]

(اس بحث کا باقی حصہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمایئے گا انشاء اللہ تعالیٰ)

المکتبۃ السلفیۃ کے زیر اہتمام

سنن نسائی شریف (عربی)

جس کا شائقین ایک مدت سے انتظار کر رہے تھے۔ اپنی بہت سی علمی اور طباعتی خصوصیات کے ساتھ طبع ہو گئی ہے۔ جلد منگوا لیجئے۔

قیمت -/-/۴۰ روپے

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ۔ لاہور

مطبوعات المکتبۃ السلفیہ۔ لاہور

سنن نسائی شریف مع التعلیقات السلفیہ	-/-/۴۰ روپے
حیات امام احمد بن حنبل	-/-/۱۰ روپے
حیات شاہ ولی اللہ (اردو)	-/-/۶ "
الفوز الکبیر (عربی) زیر طبع	-/-/۳ "
اصول تفسیر (اردو) از امام ابن تیمیہ	-/۱۲/-
پیارے رسول کی پیاری دعائیں	-/۸/-

ان کے علاوہ جس کتاب کی ضرورت ہو مندرجہ بالا پتہ سے بارعایت حاصل کر سکتے ہیں۔

[1] البدایہ ص ۲۸۷ جلد ۵